بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا — اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یومیہ — پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۲ وفا ۱۳۴۴ ہش ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۲۲ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ جولائی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔
اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت کا وجود برحق ہے اور اس پر ایمان لانا ہر مومن اور مسلمان پر فرض ہے

اگر انسان عقل سے کام لے تو اس ساعت پر یقین کا میسر آنا چنداں مشکل نہیں

"آپ سب صاحبوں کو معلوم ہے کہ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بھی فرمایا ہے کہ ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ انسان، حیوان، چرند، پرند، زمین، آسمان، اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے کسی چیز کا نام و نشان نہ تھا صرف خدا ہی تھا۔ یہ اسلام کا عقیدہ ہے وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ یعنی خدا کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی۔ ہم کو اس نے قرآن اور حدیث کے ذریعہ خبر دی ہے کہ ایک زمانہ اور بھی آنے والا ہے جبکہ خدا کے ساتھ کوئی نہ ہوگا وہ زمانہ بڑا خوفناک زمانہ ہے۔ اس پر ایمان لانا ہر مومن اور مسلمان کا کام ہے جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے اور بے ایمان ہے۔ جس طرح سے بہشت، دوزخ، انبیاء اور کتابوں وغیرہ پر ایمان لانے کا حکم ہے ویسا ہی اس ساعت پر ایمان لانا لازم ہے جبکہ نفخ صور ہو کر سب نیست و نابود ہو جائیں گے۔ یہ سنت اللہ اور عادت اللہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے سمجھانے کیلئے کئی طریق اختیار فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کو عقل دی ہے کہ اگر وہ اس سے ذرا بھی کام لے اور غور کرے تو یہ امر نہایت صفائی سے ذہن میں آسکتا ہے کہ انسان کی مختصر سی زندگی دو عدموں کے درمیان واقع ہے، کبھی بھی ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہ سکتی۔ قیاس سے مجہولات کا پتہ لگ سکتا ہے اور انسان معلوم کر سکتا ہے مثلاً اگر ہم غور کریں کہ ہمارے باپ دادے کہاں ہیں اور اسی ایک بات کو سوچیں تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ ہم سب کو بھی اسی راستہ پر چلنا ہوگا جس پر وہ گئے ہیں۔ نادان ہے وہ انسان جس کے سامنے ہزار ہا نمونے ہوں اور پھر بھی وہ ان سے سبق حاصل نہ کرے اور عقل نہ سیکھے۔ عموماً دیکھا گیا ہے اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ ہر گاؤں اور شہر میں زندہ لوگوں سے قبریں روز بروز زیادہ ہوتی جا رہی ہیں اور بعض پرانے لوگوں کی قبریں مخفی اور بعض ظاہر ہوتی ہیں پھر بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ جب کسی شہر میں کنواں کھودا جاتا ہے تو اس کی مٹی میں سے ہڈیاں نکلتی ہیں۔ گویا عام طور پر زمین کے نیچے ہر جگہ قبریں ہی قبریں موجود ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ ظاہری طور پر نمودار نہ ہوں جس سے انسان کے نابود شدہ طبقہ کا پتہ لگتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص ۲۴۳/۲۴۴)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۱ جولائی۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت آجکل ایک پھوڑا نکل آنے کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ مجالس انصار اللہ ضلع سرگودھا کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ایک تربیتی اجتماع مورخہ ۶ اور ۷ اگست بروز جمعہ و ہفتہ بمقام احمد نگر منعقد ہوگا۔ علمائے کرام کے علاوہ امید ہے کہ اس اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس بھی شمولیت فرمائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع سے فائدہ اٹھائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انسپکٹر مکرم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب ۲۲ تاریخ ماہ جولائی ۱۹۶۵ء سے اضلاع لائل پور اور شیخوپورہ کا دورہ شروع فرما رہے ہیں۔ مجالس سے درخواست ہے کہ مکرم انسپکٹر صاحب سے پورا پورا تعاون فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

○ ربوہ ۲۱ جولائی۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بی ایس سی مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پچھلے دنوں مجلس کی طرف سے دورہ پر گجرات گئے تھے۔ راستہ میں اچانک خون کی الٹی آنے کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ فوری طور پر آپ کو سرگودھا سول ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ جہاں آجکل آپ زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ جولائی ۱۹۶۵ء

تجدید و احیائے دین کا کام

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے

یادش بخیر صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری سرینگر کشمیر کا ایک مراسلہ بعنوان انتہا پسند جماعتیں ہفت روزہ "شہاب" لاہور کی اشاعت ۷/۱۸ ۶۵ میں شائع ہوا جو ذیل میں بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

"سب جماعتوں کی خانہ ساز انتہا پسندیوں کی قطع و برید کرتے ہوئے سب دینی صلاحیتوں کو ایک شاہراہ یقین پر لانا اس دور کا تقاضا ہے۔ یہی چیز قادیانیت اور سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے "کل دین کی نمائندگی" کے خانہ ساز دعوے پر اور بعض دوسرے حلقوں پر میری تنقیدوں کی بنیاد ہے۔ دو مضمون بھیج رہا ہوں امید ہے کہ ان دونوں کی اشاعت کر کے علماء کو اس طرف متوجہ فرمانے میں مقدور بھر کوشش فرمائیں گے۔ حقیقت میں کل جماعتوں میں اصولاً کوئی فرق نہیں۔ چاہے کوئی زبان سے نہ کہے مگر کل دین کی نمائندگی کا دعوے اپنے سے باہر کی ساری دنیا کو خارج از دین کرتے ہر بلا دلیل مشتمل ہو اور ایسی جماعتوں میں تعاون علی الخیر کی ساری راہیں بند کرتے ہوئے صرف لکم دینکم ولی دین کے ایک امکان کو باقی رہنے دیتا ہے۔ اور بلا شک و شبہ خود مدعی کو ان الذین فرقوا بینھم وما کانوا شیعاً لست منھم فی شئی کا مصداق بنا دیتا ہے۔

صوفی نذیر احمد کاشمیری سرینگر
(شہاب ۷/۱۸ ۶۵ ص ۶)

جہاں تک کسی دینی راہنما کا اپنے طور پر کوئی جماعت کھڑا کرنے کا تعلق ہے یا کسی بزرگ کے نام سے یا کسی فقہی سکول کے لحاظ سے کوئی جماعت سازی کی جاتی ہے۔ اس حد تک صوفی صاحب کی بات بالکل درست اور بجا ہے۔ ایک دینی راہنما اپنے طور پر کوئی جماعت کھڑی کرتا ہے۔ یا کسی فقہی سکول کی بنیاد پر کوئی جماعت سازی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی جماعتیں یا فرقے ہیں یا اس زمانہ میں مودودی صاحب کی جماعت ہے یا سابقہ احراری جماعت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ چونکہ ایسی جماعت سازی محض انسانوں کے اپنے محدود تخیلات یا محدود تصورات کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی جماعتوں کا حق نہیں ہے کہ وہ کلی طور پر احیائے دین کا دعوے کر اٹھیں۔ کیونکہ دین اسلام کوئی محدود چیز نہیں ہے۔ البتہ ایسے راہنما جو اپنے طور پر کوئی جماعت بناتے ہیں۔ ان کو اجازت ہے کہ وہ کسی خاص پہلو کو لے کر اس کی اصلاح کے لئے جدوجہد کریں تو بجا ہے۔ مثلاً کوئی جماعت صرف اس غرض سے بنائی جائے کہ مسلمانوں میں شراب نوشی کا رجحان روکا جائے۔ یا عوام کو صرف نماز روزہ کی پابندی سکھائی جائے۔ یا مسلمانوں میں دینی تعلیم کا چرچا کیا جائے۔ اور یا کسی اور دینی امر کی طرف توجہ دلائی جائے۔ تو ایسے جزوی اعمال کی اصلاح کے لئے تقسیم کار کے اصول پر جماعتیں یا انجمنیں بنانا جن کا یہ دعوے نہ ہو کہ وہ کل دین کی نمائندہ ہو کر پورے دین کی اصلاح کے لئے اٹھی ہیں جائز ہے کیونکہ جزوی اصلاحات کے لئے جو مسلمان اپنے طور پر اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ اور احیائے اسلام و دین کی دعویدار نہیں ہوتیں۔ ان کے مقاصد و اغراض ایک دوسرے سے ٹکراتے نہیں ہیں۔ اور اس طرح ان کی وجہ سے مسلمانوں میں انتشار پیدا ہونے کا بہت کم امکان ہوتا ہے۔

مسلمانوں میں آج جو فقہی اختلافات پر ہم فرقہ بندی دیکھتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہے کہ فرقہ سازوں نے اپنی اپنی فقہ کو ہی کل دین کی نمائندگی کا مدعی گردان رکھا ہے۔ ایک حنفی کا یہ دعوے ہے کہ جس طرح امام اعظم علیہ الرحمۃ اور آپ کے پیرووں نے دین کی تشریح کی ہے بس وہی واحد تشریح حقیقی دین ہے۔ اس سے ذرا سا اختلاف بھی انسان کو کافر اور واجب القتل بنا دیتا ہے۔ آپ ایسے مختلف فرقوں کے ایک دوسرے کے فتاویٰ دیکھیں تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر فرقہ صرف اپنے آپ کو کل دین کا نمائندہ سمجھتا ہے حالانکہ مختلف فقہی مکاتب۔ کا اختلاف اس بنیاد پر قطعاً نہیں ہے کہ جو توجیہہ کسی امام نے کر دی ہے وہی آخری ہے۔ بلکہ آپ دیکھیں گے کہ جن اماموں نے فقہ پر اپنا وقت صرف کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ یہ ہماری رائے ہے۔ ضروری نہیں کہ آپ بھی اس رائے کو صحیح مانیں۔

اس طرح جو جماعتیں فقہی مکاتب کے اختلافات پر بن گئی ہوئی ہیں۔ وہ کل دین کی نمائندگی نہیں کرتیں۔ مگر رفتہ رفتہ جماعتوں نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ انہوں نے ایک دوسرے پر فقہی اختلافات کی بنا پر نہ صرف کفر و الحاد کے فتوے لگائے ہیں بلکہ اختلاف کرنے والوں کو واجب القتل قرار دیا۔ حالانکہ جن اماموں کی فقہوں پر ان مختلف فرقوں نے اپنے اپنے فرقے کی بنیادیں استوار کر رکھی ہیں۔ انہوں نے اپنی جداگانہ فقہی رائے کی بنیاد پر کل دین کی نمائندگی کا کبھی دعوے نہیں کیا۔

الغرض صوفی نذیر احمد صاحب کی بات یہاں تک تو درست ہے کہ کسی جماعت کے لئے جو کسی دینی راہنما نے اپنے ذاتی تصورات پر بنائی ہو۔ کل دین کی نمائندگی کا دعوے جائز نہیں۔ تاہم صوفی صاحب جو یہ فرماتے ہیں کہ:-

"سب جماعتوں کی انتہا پسندیوں کی قطع و برید کرتے ہوئے سب دینی خصوصیات کو ایک شاہراہ پر لانا اس دور کا تقاضہ ہے۔"

اگر تو صوفی صاحب کا یہ مطلب ہے کہ سب فرقے ایک سٹیج پر جمع ہو جائیں اور ایسا دینی فرقوں کے راہ نماؤں کے اتحاد سے عمل میں آئے تو ہم پہلے بھی کئی بار اور اب بھی بڑے زور سے کہتے ہیں کہ ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ دو فرقے اپنی اپنی پگ ڈنڈی پر اس کو شاہراہ سمجھ کر چل رہے ہیں۔ وہ کبھی حقیقی شاہراہ پر اپنے طور پر اجتماع کر کے نہیں آ سکتے۔ بے شک آج بھی زمانہ کا تقاضہ یہی ہے کہ تمام مسلمان اپنی صلاحیتوں کو ایک شاہراہ یقین پر لے آئیں۔ اگرچہ حق یہ ہے کہ ہر زمانے کا اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے یہی تقاضا رہا ہے مگر چونکہ صوفی صاحب بھی صرف ایک محدود انسانی عقل کے ذریعہ ایسا کرنے کے لئے سوچتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مختلف فرقوں کے سربراہوں کو جمع کر کے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم علی الاعلان یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں کہ آپ اپنے مقصد میں اس طرح کامیاب نہیں ہو سکتے۔ خواہ تمام فرقوں کے سربراہ مل کر بھی کوشش کریں۔ تمام دینی صلاحیتیں اس طرح کبھی بھی ایک شاہراہ یقین پر نہیں آ سکتیں۔ اس کی بین وجہ یہ ہے کہ کل دین کی نمائندگی صرف وہی کر سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا کیا جاوے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

یہ "ذکر" ہم نے ہی نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ دانشور اس آیہ کریمہ کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور اگرچہ توجہ کرتے بھی ہیں تو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کو آج تک تغیر و تبدل سے محفوظ رکھا ہے۔ اگرچہ یہ حفاظت بھی عظیم الشان ہے۔ تاہم اگر اللہ تعالیٰ کا اتنا ہی مقصد ہوتا تو آج قرآن مجید محفوظ ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں میں فرقہ سازی نہ ہوتی اور صوفی صاحب کو تلملانا نہ پڑتا۔

خود اس آیہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ حفاظت سے مطلب صرف مادی حفاظت یا تکوینی حفاظت نہیں ہے۔ بلکہ معنوی حفاظت مراد ہے۔ اور تکوینی نہیں بلکہ تشریعی حفاظت مراد ہے۔ اسی طرح جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم یعنی ذکر کو خود نازل فرمایا ہے اور انسانوں ہی میں سے ایک رسول بھیجکر اس پر اس کو نازل کیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کے ذریعہ بھی "ذکر" کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ یہی اس کی سنت ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ (باقی)

خدا کی عظمت کو یاد کر کے ترساں رہو

"اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد اول ص ۹)

74

کسرِ صلیب کا درخشندہ ثبوت

حضرت مسیح علیہ السلام کے کفن پر سائنٹیفک تحقیق

مکرم شیخ عبد القادر صاحب

انجیل یوحنا میں لکھا ہے :۔

"جب سپاہیوں نے (مصلوب) یسوع کے پاس آ کر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ مگر ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ ---- ان باتوں کے بعد ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے جو یسوع کا (مخفی) شاگرد تھا۔ پیلاطوس سے اجازت چاہی کہ یسوع کی لاش لے جائے۔ پیلاطوس نے اجازت دی۔ پس وہ آ کر اس کی لاش لے گیا اور نیکدیمس بھی آیا۔ اور پچاس سیر کے قریب مُر اور عود ملا ہوا لایا۔ پس انہوں نے یسوع کی لاش لے کر اسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ کفنایا جس طرح کہ یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور ہے انہوں نے یسوع کو باغ میں ایک نئی قبر میں رکھا۔ ---- (یسوع کے زندہ ہونے اور قبر سے نکل جانے کے بعد پطرس نے) قبر کے اندر جا کر دیکھا کہ سوتی کپڑے پڑے ہیں اور وہ رومال جو اس کے سر سے بندھا ہوا تھا۔ سوتی کپڑوں کے ساتھ نہیں۔ بلکہ لپٹا ہوا ایک جگہ الگ پڑا ہے۔"

(یوحنا ۱۹/ ۳۳ تا ۴۲ ، ۲۰/ ۶ تا ۷)

یہ مقدس کفن جس کا انجیل میں ذکر ہوا ہے۔ عیسائی دنیا کے پاس آج تک محفوظ ہے۔ ۱۴ فٹ کی اس چادر میں حضرت مسیحؑ کے سراپا کی منفی تصویر بالکل اسی طرح بنی ہوئی ہے جس طرح کیمرہ کی پلیٹ پر نیگیٹو عکس منعکس ہوتا ہے۔ اوپر کی چادر پر سامنے کے حصہ بدن کی تصویر ہے۔ نیچے کی چادر پر عقبی حصہ کی تصویر۔ یہ منفی عکس اتنا مکمل، اتنا محفوظ اور اتنا حقیقی ہے کہ دنیا کے علماء محوِ حیرت اور انگشت بدنداں ہیں نصف صدی کی تحقیق کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کوئی انسانی ہاتھ کسی شخص کے مکمل سراپا کا اتنا مکمل نیگیٹو Negative تیار نہیں کر سکتا جو کہ اصل کے بالکل مطابق ہو۔ پھر اس زمانہ میں جبکہ منفی تصویر کا تصور بھی موجود نہ ہو۔ بہت شور تھا کہ یہ کفن پندرھویں صدی کا "مذہبی فراڈ" ہے لیکن اب سائنٹیفک تحقیق کے بعد یہ فیصلہ دیا گیا کہ یہ نقوش حقیقی ہیں کسی انسان کے بنائے ہوئے نہیں۔ نقوش بدن مثبت نہیں بلکہ منفی ہیں۔ کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ کفن کی چادر، کیمرہ کی پلیٹ بن گئی۔ حضرت مسیحؑ کے بدن کے نقوش اس میں مرتسم ہو گئے۔ آج یہ مقدس اوڑھنی اٹلی کے شاہی خاندان کی تحویل میں تورین (Turin) مقام پر محفوظ ہے۔ سائنس دانوں اور ماہرین فن نے پادریوں کی موجودگی میں چھ ہزار اور بیس ہزار وولٹ بجلی کی روشنی میں اس کی تصاویر حاصل کیں۔ انہوں نے سائنٹیفک طریق پر یہ ثابت کیا ہے کہ جب مسیحؑ کو کفن میں لپیٹا گیا تو ساتھ ہی مُر اور ایلوس کا پوڈر بھی چھڑکا گیا۔ اس سے کاربونیٹ آف ایمونیم پیدا ہوا۔ جسم کی گرمی اور رطوبت کے ابخرات کی وجہ سے وہی کیفیت پیدا ہو گئی جس سے تصویر بن سکتی ہے اس طرح کپڑے پر حضرت مسیحؑ کے سراپا کا نیگیٹو منعکس ہو گیا اس منفی نقش کو ترقی یافتہ فوٹوگرافی کی مدد سے جب اجاگر کیا گیا تو حیران کن باتیں ہوکہ آج تک مخفی تھیں منصۂ شہود پر آ گئیں۔ یوں حوادثِ صلیب کی اتنی مکمل تصویر بن گئی کہ اس تاریخی اوڑھنی کو پانچویں انجیل کا نام دیا گیا۔ اتنی مکمل تفاصیل کوئی تاریخی دستاویز بھی ریکارڈ نہیں کر سکتی جتنی اس چادر میں محفوظ ہیں۔

حضرت مسیح عیسیٰؑ کی شبیہ مبارک کا حقیقی عکس بھی اس چادر میں موجود ہے آپ کے جسم پر کوڑوں کی ضربات کے نشان سر پر کانٹوں کے تاج کے زخم، صلیبی میخوں کے گھاؤ، پسلی میں برچھی چبھونے کا نشان، زخموں سے بہنے والا خون اس کے قطرات اور دھاریں۔ پھر آپ کے سراپا کے نقوش اس چادر میں یوں جذب ہو گئے جیسے کسی ماہر فوٹوگرافر نے تصویر اتاری ہو۔ یہ نقوش جن پر انیس سو سال سے زائد عرصہ گزر گیا۔ آج سائنس نے نمایاں کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دئے ہیں۔

حیران کن امر یہ ہے کہ ہر نقش پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کو اس چادر میں رکھا گیا تو وہ بظاہر مُردہ تھے لیکن بباطن زندہ تھے۔

۱۔ جسم کی حرارت اور پسینہ کے ابخرات کے بغیر منفی عکس پیدا نہیں ہو سکتا۔

۲۔ تازہ بہے ہوئے خون کے نشان بزبانِ حال گواہی دے رہے ہیں کہ دل کا عمل جاری ہے۔ خون کا دباؤ بحال ہے۔ عروق بدن میں خون پمپ ہو رہا ہے۔

۳۔ اس اوڑھنی میں جسم کے سارے نقوش منفی ہیں لیکن خون کے نشان مثبت۔ اس راز کا حل صرف یہی ہے کہ دل کا عمل جاری تھا۔ سارے جسم میں خون پمپ ہو رہا تھا تصویر منعکس ہونے کے بعد بھی تازہ خون براہ راست کپڑے میں جذب ہوتا رہا اس لئے خون کے نشان منفی نہیں بلکہ مثبت ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ تاریخی اوڑھنی کسرِ صلیب کا ایک زبردست ثبوت ہے۔

ماہرین ردائے عیسیٰ ابھی تک اس مکتوب کو نظر انداز کر رہے ہیں جو کہ ایک ایسینی فرقہ کے بزرگ نے یروشلم سے سکندریہ میں لکھا[1] یہ مکتوب صلیبی واقعہ کے سات سال بعد لکھا گیا۔ انیسویں صدی کے آخر میں سکندریہ کی ایک خانقاہ سے اس کا لاطینی ترجمہ ملا۔ محققین اسے ایک جعلی دستاویز سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کی تفصیلات ایک طرف صحائفِ قرآن کے پیغمبر کی داستانِ حیات سے ملتی ہیں۔ دوسری طرف ردائے عیسیٰ کے نقوش اس مکتوب کی صداقت پر گواہی دے رہے ہیں۔ جس طرح کفن کو پہلے جعلی سمجھا گیا۔ اسی طرح اس مکتوب کو اختراع قرار دیا گیا جس طرح کفن حقیقی ثابت ہوا اسی طرح یہ مکتوب بھی اپنی خاکستر سے دوبارہ زندہ ہو گا۔ اس مکتوب میں لکھا ہے کہ برچھی مارنے پر حضرت مسیحؑ کے جسم سے خون اور پانی کا بہنا ایک حتمی نشان ہے کہ دل کا عمل رکا نہیں بلکہ جاری ہے۔ اس نشانِ حیات کو دیکھ کر حکیم نقادیمس کو یقین ہو گیا کہ آپ زندہ ہیں گو بظاہر گہری بیہوشی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ حکیم نقادیمس نے کپڑے پر مصالحے اور مرہمیں لگا کر یسوع کے بدن پر لپیٹ دیا۔ پھر جس غارہ میں رکھا گیا تھا اس کو شفا بخش ادویہ کا بخور دیا گیا۔ شدید زلزلہ کی وجہ سے چٹانوں کے پھٹنے کے باعث بعض گیسیں نکلیں ان کا قدرتی بخور بھی مل گیا۔ طوفان کی وجہ سے مغارہ کا دل بجھ گیا۔ اس تاریک ماحول میں حضرت مسیح علیہ السلام موت کی بیہوشی سے زندہ ہو گئے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم کے نقوش چادر میں جس عمدہ طریق پر منعکس ہوتے ہیں۔ سائنس دان اس کو پورے طور پر سمجھنے سے قاصر ہیں۔ انہوں نے مشابہ حالات و کیفیات پیدا کر کے بعض تجربے کئے ہیں لیکن نتیجۃً اتنے نمایاں نقوش پیدا نہیں ہوئے۔ وہ حیران ہیں کہ وہ کونسے غیر معمولی حالات ہیں جن کے باعث وہ سارے سامان قدرتی طور پر فراہم ہو گئے کہ ایک عظیم نیگیٹو تیار ہو گیا۔

مذہبی خوش فہموں نے تو یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لی کہ یسوع جب مر کر زندہ ہوئے تو ان کا سراپا برقیات میں بدل گیا۔ اس برقی رَو کا یہ کرشمہ ہے کہ ان کا عکس آئینۂ رداء میں اُتر گیا۔

سائنس دانوں نے یہ بتایا کہ ایسے اسباب جمع ہو گئے تھے کہ آپ کے سراپا کا عکس کپڑے میں منعکس ہو گیا تھا۔ کفن میں aloes "ایلوس" کا پوڈر لگایا گیا۔ جس سے وہ ایک حساس فوٹو پلیٹ کی طرح بن گیا۔ دوسری چیز ایمونیا کے بخارات ہیں۔ یہ کہاں سے آئے؟ ان کی موجودگی کی مختلف تاویلیں کی گئیں۔ یہ مسلم ہے کہ ابھی تک کوئی نظریہ بھی اس راز سے کاملاً پردہ نہیں اٹھا سکا۔

مکتوب یروشلم پڑھنے کے بعد یہ معمہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ مکتوب نویس لکھتا ہے کہ صلیبی حادثہ کے وقت شدید زلزلہ آیا جس سے چٹانیں شق ہو گئیں۔ جگہ جگہ شعلے لپکنے لگے جس مغارہ میں حضرت مسیحؑ کو رکھا گیا تھا۔ اس میں بھی گیس پھوٹ نکلی۔ جس کی بُو محسوس ہو رہی تھی۔ حکیم نقادیمس اس گیس کو دیکھ کر بہت مسرور ہوا۔

1- The Crucifixion by an Eye witness Indo-American Book Co Chicago (1907)

کیونکہ یہ بیہوشی میں ڈوبے ہوئے مریضوں کے لئے بہت مفید تھی۔ گویا قدرت نے انتظام کر دیا یہ گیس کیا چیز تھی؟

امونیا ایک بے رنگ گیس ہے۔ اس کی خاص امتیازی بُو ہوتی ہے جو بہت تیز اور ناک کو چبھنے والی ہوتی ہے۔ اس کا محلول ہوش میں لانے کے لئے لخلخہ کا کام دیتا ہے۔ یہ گیس مرکب حالت میں یعنی "امونیم کلورائیڈ" اور "امونیم سلفیٹ" کی صورت میں آتش فشاں پہاڑوں کے علاقوں میں پائی جاتی ہے ہو یہ گے پہاڑوں میں جو شعلے نکلے اور گیس نمودار ہوئی اس میں امونیا کا عنصر غالب تھا۔ حضرت مسیحؑ کا غار اس گیس سے بھر گیا۔ دو چیزیں تو مہیا ہو گئیں۔ ایک تیسری چیز کی بھی ضرورت ہے۔ کفن میں آبی بخارات ہونا چاہئیں تاکہ امونیا گیس، بخاراتِ آبی میں حل ہو جائے۔

مکتوب یروشلم میں لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ زندہ تھے ان کا قلب برسرِ عمل تھا ایک زندہ انسان کے جسم سے پسینہ تو نکلتا ہی ہے۔ وہ شخص جو کہ مسلسل تعذیب و عقوبت میں سے گزرا ہو۔ اس کے جسم سے فاسد مادے جن میں یوریا بہت بڑی کثرت سے خارج ہوتے ہیں اس رطوبت نے تیسری ضرورت بھی فراہم کر دی۔

پھر مکتوب میں لکھا ہے کہ غار میں ایلوس اور دوسری ادویات کا بخور دیا گیا۔

یہ سارے اسباب جہاں حضرت مسیحؑ کو ہوش میں لانے والے تھے وہاں دنیا کی بہترین لیبارٹریز کے تجربات نے ثابت کر دیا کہ منفی عکس بھی ان سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اب امونیا کے بخارات کی تاویلیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب یہ سارے سامان قدرت نے مہیا کر دئے تو آندھی کے ایک جھونکے سے دیا بجھ گیا۔ گویا ڈارک روم کی ضرورت بھی پوری ہو گئی۔ یوں جسم کے نقوش چادر میں تمام و کمال جذب ہو گئے۔

مکتوب میں لکھا ہے کہ ہاتھوں اور بازوؤں کے زخموں پر بلسان لگایا گیا تھا۔ کفن میں جگہ جگہ کسی پوڈر کے خاکی رنگ کے نشانات ہیں علماء حیران ہیں کہ یہ کیا چیز ہے۔ بازوؤں پر بھی اس پوڈر کے نشانات ملے ہیں۔ لیجئے یہ معمہ بھی حل ہوا۔ یہ بلسان تھا جو کہ حکیم نقادیمس نے صلیبی زخموں پر لگایا تھا۔

مکتوب یروشلم میں لکھا ہے کہ نقادیمس فی الواقعہ ایک زبردست عقلمند معالج تھا۔ اس نے برچھی کے زخم کو بند نہیں کیا۔ سیلانِ خون بند کرنے کی صورت میں تنفس کے صحیح طور پر جاری ہونے میں رکاوٹ پڑنے کا اندیشہ تھا کفن میں پہلو کے زخم کی کیفیت بالکل وہی ہے جو کہ مکتوب میں بیان ہوئی۔ چادر میں پہلو کے زخم کا دو قسم کا خون جذب ہوا ایک منجمد خون جو کہ بدن کے چادر میں رکھنے سے پہلے نکل چکا تھا اور جسم پر جم گیا تھا دوسرا تازہ بہا ہوا خون۔

ایک معمہ یہ بھی ہے کہ آپ کے جسم پر سے اس چادر کو کمال احتیاط سے جدا کیا گیا یہ کیسے ہوا؟ کیونکہ خون کے قطرات اور دھارے جوں کے توں ہیں اگر معمولی بے احتیاطی بھی ہوتی تو دھبے پھیل جاتے۔ مکتوب میں لکھا ہے کہ حکیم نقادیمس اور اس کے ایسینی بھائی مسلسل قبر کی نگرانی کر رہے تھے۔ تیسرے دن انہوں نے دیکھا تنفس جاری ہے یسوع کے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس موقعہ پر اس نازک کام کو سر انجام دیا چادر کو الگ کیا گیا۔ ماہرین کو وہ "غیبی ہاتھ" نظر نہیں آیا جس نے اس چادر کو جدا کیا۔ مکتوب یروشلم نے اس معمہ کو بھی حل کر دیا ہے

ردائے عیسیٰ کی تفصیلات اور مکتوب میں بعض جگہ اختلاف بھی ہیں۔ آخر مکتوب نویس سے بھی جس نے سات سال کے بعد واقعات کو جمع کیا، غلطیوں کا امکان ہے۔ مجموعی لحاظ سے کفن کی تحقیق اور مکتوب کے نتائج ایک ہیں دونوں یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کفن میں زندہ تھے۔ مُردہ نہ تھے۔ زخموں سے تازہ خون اور سیرم بہہ رہا تھا۔ حضرت مسیحؑ کے جسم کے نقوش چادر میں جس عمدہ طریق پر منعکس ہوئے۔ اس کی وجہ جسم کی گرمی پسینہ اور ادویات کے ابخرات۔ امونیا گیس۔ ایلوس اور قدرتی گیس کا بخور غار کی تاریکی تھی۔ ان سب عناصر نے مل کر فوٹوگرافی کی ایجاد سے ڈیڑھ ہزار سال قبل وہ عظیم الشان نیگیٹو تیار کر دیا جو کہ کسرِ صلیب کا ایک زندہ ثبوت ہے۔

درخواستِ دعا

میرے والد شیخ فضل کریم صاحب دہرہ کو مورخہ ۹/۷/۶۵ کو دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(احمد کریم وہرہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم محمد اسلم صاحب جاوید حال مقیم لنڈن کا نکاح عزیزہ امۃ المجیب شاہدہ صاحبہ بنت محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مؤرخہ ۱۶ جولائی ۱۹۶۵ء بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دنیوی برکات کا موجب بناوے۔ آمین۔

(میاں) محمد عالم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر دارالصدر غربی ربوہ

اعلان دارالقضاء

مکرم ہدایت اللہ صاحب شاد انسپکٹر بیت المال ربوہ نے درخواست کی ہے کہ ہماری والدہ محترمہ مسماۃ محمد بی بی صاحبہ زوجہ مولوی محمد بخش صاحب کو دس مرلہ اراضی بلاک نمبر ۱۵ قطعہ نمبر ۱۸ محلہ دارالیمن ربوہ میں سے بطور عطیہ ملی تھی۔ والدہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں اس لئے یہ دس مرلہ زمین ہم تین بھائیوں کے نام منتقل کی جائے۔ ہماری دونوں بہنوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ میرے دونوں بھائیوں کے نام یہ ہیں (۱) عطاء اللہ صاحب فرٹیلائزر فیکٹری (۲) عظمت اللہ صاحب ساکن محلہ دارالیمن ربوہ۔ نیز لکھا ہے کہ اس قطعہ زمین میں ایک کمرہ اور ایک باورچی خانہ ہم نے تعمیر کیا ہوا ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

فصیحہ بیگم صاحبہ کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دی گئی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۲۱ جولائی۔ فصیحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ لطف الرحمٰن صاحب آف کراچی کی نعش کل مورخہ ۲۰ جولائی کی دوپہر کو مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کر دی گئی۔ مرحومہ محترم خلیفہ علیم الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد کی بہو تھیں) نے مورخہ ۱۹ جولائی کو بعمر قریباً ۴۰ سال کراچی میں وفات پائی تھی۔

مرحومہ کا جنازہ بذریعہ ٹرین مورخہ ۲۱ جولائی کی صبح کو مکرم شیخ لطف الرحمٰن صاحب لائلپور لائے اور پھر وہاں سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ گیارہ بجے قبل دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ جو گزشتہ تین چار سال سے بعارضہ اعصابی کمزوری بیمار چلی آ رہی تھیں بہت مخلص۔ خوش خلق۔ ملنسار اور متواضع تھیں۔ بڑوں کا ادب و احترام اور چھوٹوں پر محبت و شفقت ان کی خاص صفت تھی۔ مرحومہ نے پانچ لڑکے اور ایک بچی چھوڑی ہے جو سب نوعمر ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین +

75

معاصرین سے

پاکستانیت کی اساس

نوٹ:۔ اس وقت پاکستان کی طرز حکومت کے متعلق ملک کے دانشور غور و فکر کر رہے ہیں۔ درج ذیل مضمون میں اس مسئلہ کا ایک حل پیش کیا گیا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہمیں ہر امر سے اتفاق ہو۔ ادارہ

فی زمانہ ہر شہری کو اپنے ذاتی معاملات سے الگ ہو کر اجتماعی سطح پر یہ طے کرنا پڑتا ہے کہ وہ دوسرے شہریوں کے ساتھ کس بنیاد پر اپنے تعلقات استوار کرے۔ جس سے ایک متحد اور مربوط معاشرہ جنم لے سکے اور جس میں نہاں مقصدیت اس قدر معقول اور راسخ ہو کہ اس کے لئے قربانی کرتے وقت ایک فخر اور طمانیت کا احساس ہو۔ یوں تو اس کرۂ ارض کے تمام انسان ایک ہی نوع کے افراد ہونے کے رشتہ سے انسانی برادری کی ارتقاء اقدار کے پابند ہونا چاہئیں اور کسی طور تقسیم ربمبنی نظام کو اس مقدس رشتہ سے نہیں ٹکرانا چاہیئے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ تنازع للبقاء کے حیوانی کلیہ سے انسان بطور فرد تو مستثنیٰ ہو گیا۔ مگر بقائے اصلح کے سلسلہ میں گروہوں، برادریوں، قوموں، ہم عقیدہ اور جغرافیائی اکائیوں کی صورت میں اب بھی بٹا ہوا ہے۔ مزید وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ اگر عالمگیر انسانی برادری کو ہی اکائی فرض کر لیا جائے۔ تو بعض اقوام یا بعض ملکوں یا بعض ہم عقیدہ افراد کو بود و باش اور رہن سہن کی سطح پر اتنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ جن سے کم ترقی یافتہ گروہ بھی ترقی کر کے ان کے برابر ہو سکیں۔ مگر اولی الذکر کبھی بھی اس کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ کیونکہ ان کے لاشعور میں بقائے اصلح کارفرما ہے اور وہ کہتے تو نہیں مگر چاہتے یہ ہیں کہ جو اہل نہیں انہیں زندہ رہنے کا حق نہیں انہیں مٹ جانا چاہیئے۔ ایسے ترقی یافتہ گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے کشمکش حیات میں اجتماعی سطح پر کوشش کی تھی اس لئے اس جدوجہد میں کامیابی کے ثمرات سے متمتع ہونے کا حق بھی صرف اسی گروہ کو ہے۔ باقی لوگ جو کارزار حیات میں آسائش پرستی میں مصروف رہے یا ان کی سعی غلط راستوں پر جا نکلنے کی وجہ سے نامشکور ہوئی انہیں کامیاب جماعت کے ساتھ کیوں شریک کیا جائے اسی ذہنیت نے گروہ بندی کیلئے مختلف وقتوں میں الگ الگ مقاصد کو

چنا اور ان کی بنیاد پر معاشرہ کی تعمیر کی حکومت کے لئے قوانین بنائے۔ انفرادی حقوق کی تعیین کی اور بین الاقوامی یا بین المملکتی تعلقات کے لئے اقدار قائم کیں۔ اگر مطالعہ کی خاطر ایسے گروہ کے لئے لفظ قوم استعمال کیا جائے تو بعض اقوام نسل کے رشتہ سے یکجہتی کی مدعی بنیں بعض نے جغرافیائی حدود کو اپنی حدیں قرار دے لیا۔ کچھ نے ہم عقیدگی کو اپنی اساس بنا لیا اور کچھ من چلے ماضی قریب میں ایسے بھی نکلے جنہوں نے معاشی نظریات کو ہم آہنگی کو اپنے اتحاد کی بنیاد چنا۔

یہاں پر ہر نظریہ کے مالہ و ماعلیہ کا جائزہ مطلوب نہیں۔ اور نہ ہی ان اقوام کی نشاندہی ضروری ہے۔ جنہوں نے اپنے مذاہب یا ممالک یا نسب وغیرہ کی نسبت سے دوسروں پر برتری کا دعوے کیا کہ یہ سب اہل نظر سے پوشیدہ نہیں اور یہ تحریر ان تفاصیل کی متحمل نہیں ہو سکتی فقط ایک مختصر سوال کا حل مقصود ہے کہ پاکستان والے کس نظریہ کو لے کر اٹھے تھے اکس دعوے سے انہوں نے الگ خطۂ زمین نشان زد کرایا، کس نظام حیات پر چلنے کے خواہشمند ہیں اور اگر کبھی تمام پاکستانیوں کو متحد ہونا پڑے تو کس اساس پر ہر پاکستانی جمع ہو سکے گا اور کس نعرہ پر اپنی جان، مال اور آبرو کی بازی لگا سکے گا۔ مفصلہ بالا مختصر مگر ادق تعارف کے بعد اس مسئلہ پر بحث تفصیل اور سلاست کی مقتضی ہے تاکہ ہر پاکستانی اپنی جگہ اس اہم عنوان پر سوچ سکے اور سوال کو ہم ورنے بنا سکے تاکہ اصول پر یکے بعد دیگرے تبادلۂ خیالات کرتے ہوئے کسی ایک اصل پر متحد ہو جائیں۔ سو یا ان نکتہ دان کو دعوت عام دیتے ہوئے اس موضوع کو تجزیہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے

یہ سوال سنتے ہی ایک مسلمان پاکستانی ایک لحظہ ٹھٹکے بغیر فوراً یہ جواب دیگا کہ پاکستان مذہب اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا یعنی برصغیر ہند کے مسلمانوں نے یہ خطہ اس لئے حاصل کیا تھا کہ یہاں پر اسلام کے نظام حیات کے نفاذ میں پوری آزادی میسر ہو۔ قوانین اسلام کے احکام کے دائرہ میں بنائے جائیں۔ عوام الناس اسلامی زندگی اختیار کریں اور اپنے ہر قول اور فعل میں اسلام کی تعلیم کو راہ نما بنائیں پاکستانی غیر مسلموں سے اسلامی قوانین کے تحت سلوک کیا جائے۔ اور بین الاقوامی تعلقات میں اسلامی رشتے اولیت کے مقام پر رکھے جائیں وغیرہ۔ اور بادی النظر میں یہ جواب بہت معقول ہے۔ لیکن پاکستان آج سے سترہ برس پیشتر منصۂ شہود پر آیا تھا اور اس کے معاملات کی باگ ڈور پاکستانی مسلمانوں کے ہاتھ میں رہی ہے۔ سترہ برس کا عرصہ کسی نظریاتی نظام کا تجربہ کے لئے بآسانی کفایت کرتا ہے۔ سو اس امر پر بحث کہ کیا اسلام، یا اس مقصد کے لئے کسی بھی مذہب کی بناء پر جغرافیائی ممالک کا نظام استوار کرنا ممکن بھی ہے یا نہیں، چھوڑتے ہوئے صرف اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر واقعی ہم نے اسلام کی تعلیم کے نفاذ اور اسلام کے قوانین کی مشق کیلئے بے اندازہ نقصانات اٹھا کر یہ خطۂ زمین حاصل کیا تھا تو ہم ان سترہ برس کے عرصہ میں اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اور اگر ماضی کے اس عرصہ کے ہمارے انفرادی اجتماعی، مملکتی اور بین المملکتی کو دیکھا جائے تو کیا یہ کسی جہت سے کسی حد تک بھی ہمارے منتخب کردہ پیمانوں پر پورا اترتا ہے۔

ہمارے ادعا کا پہلا تقاضہ یہ ہے کہ پاکستان میں جو قوانین بھی پاکستانیوں پر حکومت کرنے کے لئے بنائے جائیں، وہ اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں مرتب ہوں گے اس بات سے قطع نظر کہ پاکستان میں بسنے والے غیر مسلموں پر اسلامی قوانین از راہ جبر نافذ کرنا کیونکر معقول اور روا رجائز ہوگا کہ اس سوال پر تفصیلی بحث بعد میں کی جائیگی سوال یہ ہے کہ ایسے قوانین کس اسلام کی روشنی میں بنیں گے۔ کہا گیا کہ اس کا مخرج قرآن ہوگا اس پر مطالبہ ہوا کہ نہیں سنت نبوی چونکہ قرآن کی رو سے ہی قرآن کی شارح ہے اسلئے قرآن اور سنت سے استنباط کیا جائے اور امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن و سنت پر مبنی اصول تو الگ رہے نصوص کی تعبیر میں بھی مفتیوں اور آئینی ماہرین میں ابتداء سے ہی اختلاف رہا ہے اس کے پیش نظر اجماع کی گنجائش ازاد کی گئی جو خود متنازع فیہ ہے۔ اگر کسی ایک تشریح پر کثرت رائے ثابت بھی کر دی جائے تو چونکہ یہ معاملہ نہ صرف دنیوی فلاح سے متعلق ہے بلکہ اخروی نجات کو متاثر کرتا ہے اسلئے مخالف رائے رکھنے والی اقلیت پر اس کثرت رائے کو مسلط کرنا ظلم ہوگا۔ پھر بعض مسائل جو زمانہ گزشتہ میں امت مسلمہ کے سامنے نہیں آئے ان پر موجودہ حالات کے تحت اور نو در یافت علوم کی روشنی میں اجتہاد کا مقام کیا ہوگا؟ جب پاکستانی مسلمانوں کے گروہ یا فرقے بنیادی نصوص کی تعبیر پر ہی متفق نہیں ہیں تو مستخرج قوانین پر اجماع امت کہاں سے دستیاب ہوگا۔ اور چند فقیہوں کا اجتہاد کروڑوں افراد کے لئے کس طرح واجب العمل قرار دیا جا سکے گا۔ اس حقیقت حال کے پیش نظر پاکستانی مسلمانوں کے باہمی روابط کس اساس پر استوار ہوں گے؟ جب باجماعت عبادت جنازہ، ازدواج وغیرہ ابتدائی تعلقات میں ہی تفریق ملحوظ رکھی جاتی ہے اور بعض اوقات غیر معقول اور مضحکہ خیز جزئیات پر قتال اور فساد کی نوبت آ جاتی ہے۔ تو قوم ایک امام کے پیچھے ایک سالار جیوش کے نیچے ایک سیاسی راہ نما کے ساتھ کیونکر متحد ہوگی اور کبھی ایسا وقت آ گیا کہ قوموں کی زندگی میں ایسے مراحل ضرور آیا کرتے ہیں تو اس خلفشار میں مبتلا بزعم خویش پاکستانی ملت کا کیا ہوگا۔

آئینی صورت حال سے الگ ہوتے ہوئے اگر معاشرتی اور اقتصادی تقاضوں کو لیا جائے تو اب تک ہم نے کیا کیا ہے۔ قرآن نے تو لا تقربوا الزناء کا فرمان جاری کر کے ناجائز تعلقات زناشوئی کو یکسر خلاف قانون قرار دے دیا تھا۔ مگر ہمارے یہاں موجودہ قانون امتناعی کے نفاذ سے قبل حرام کاری کے لئے حکومت کے زیر انتظام اجازت نامے جاری ہوتے رہے[1]۔ جن کی فیس خزانہ حکومت میں ملی بہبود کی خاطر داخل ہوتی ہے۔ سود اور شراب کو اور جوئے کو بغیر کوئی الجھاؤ رکھے منع کیا گیا۔ ہم کیوں ان کو اپنی مملکت میں ناجائز قرار نہیں دے سکے۔ کیا یہ ناممکن ہے کیا ہم میں ان قوانین کے نفاذ کی خواہش نہیں۔ کیا ان پر پابندی سے ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ جس سے پاکستان کی بقاء خطرے میں پڑ جائے گی؟ مثالیں بہت دی جا سکتی ہیں مگر مقصد چونکہ اصول کا ہے اس لئے انہی پر اکتفا کرتے ہوئے ایک پاکستانی صدمت سوال ہے۔

(باقی)

[1] یہ تحریر اس وقت لکھی گئی تھی جب موجودہ قانون امتناعی نافذ نہیں ہوا تھا۔ تحریر کی افادیت کی خاطر اسے مضمون سے خارج نہیں کیا گیا۔ کیونکہ قیام پاکستان سے اب تک کا محاسبہ مقصود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی جماعتوں کے زیر اہتمام

مختلف مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت و محبت کا پُرخلوص اظہار

ڈیرہ غازیخاں

مورخہ ۱۲ر جولائی ۶۵ء بروز پیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم عزیز محمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی وکیل منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم ہمارے ماریشس کے مخلص اور واقف زندگی نوجوان احمد شمشیر صاحب سوکیہ نے کی۔ بعدہٗ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں میاں عبدالرحمان صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ پھر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام "محمد" کی لطیف تشریح فرمائی اور بتایا کہ آپ کے کارہائے نمایاں آپ کا پاکیزہ کردار سب اسم "محمدؐ" کے حقیقی مظہر تھے۔ آپ سچ مچ

؎ "محمد ہی نام اور محمد ہی کام" کے

مصداق تھے۔ مکرم مولوی خان محمد صاحب مولوی فاضل ادیب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخاں نے اپنی فاضلانہ تقریر میں بتلایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام محمدؐ اور احمدؐ در اصل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے رحمان اور رحیم کے حقیقی مظہر ہیں۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) الرحمان کا مظہر ہے اور احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو جمال اور چاند کی سی ٹھنڈی روشنی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسم "الرحیم" کا مظہر ہے۔ دوران تقریر میں فاضل مقرر نے یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام اور آپ کے بلند شان کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی آکر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ملک محمد سلیم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی عقیدت کے پھول پیش کئے۔ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے بارے میں تھا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صاحب صدر مکرم عزیز محمد صاحب وکیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخلوق خدا سے شفقت و ہمدردی کی دو تین مثالیں بیان فرما کر دعا پر جلسہ برخاست کیا۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا باقاعدہ انتظام تھا۔ جماعت کی مستورات اور بچے بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ ۱۲ بجے شب دعاؤں اور درود شریف کی گونج میں جلسہ برخواست ہوا۔

میاں عبدالرحمٰن سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

خانے وال

جماعت احمدیہ خانیوال نے مورخہ ۱۲/۷/۶۵ بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ صدارت مکرم چوہدری شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ خانیوال نے کی تلاوت قرآن پاک عبدالحی صاحب نے اور نظم طاہر احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد چند بچوں نے سیرت پر مضامین پڑھے۔

بعد ازاں حکیم انور حسین صاحب چوہدری بدر سلطان احمد نے تقاریر کیں اور چوہدری شریف احمد صاحب نے صدارتی تقریر میں تمام انبیاء کی سیرت کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ مقابلہ کر کے حضورؐ کی فضیلت بیان کی۔ اور جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ ہمیں حضورؐ کی سیرت پر چل کر اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکھانا چاہیئے۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ خانے وال)

حافظ آباد

مورخہ ۱۲ر جولائی ۶۵ء ۹ بجے شب تا ۱۲ بجے شب مسجد احمدیہ حافظ آباد میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب میں جلسہ ہوا مسجد کو بجلی کے قمقموں سے روشن کیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ حاضری اچھی تھی غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت کی مستورات اور بچوں کی حاضری بھی تسلی بخش تھی۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا حضرت نبی اکرم صلعم کی سیرت طیبہ اور حیات مقدسہ پر مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ اور مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ افریقہ نے روشنی ڈالی۔ علاوہ ازیں مکرم مرزا حبیب احمد صاحب مکرم چوہدری امداد رشید صاحب اور عزیزم خالد لطیف اختر صاحب نے بھی مختصر تقاریر کیں۔ جلسہ کی ابتدا تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم حکیم محمد لطیف صاحب امیر جماعت نے کی اور اختتام دعا پر ہوا جو مکرم نور الحق صاحب انور نے کرائی۔

(خاکسار مولوی غلام احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کاچیلو سندھ

مورخہ ۱۳ جولائی ۶۵ء بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ناصر احمد صاحب نے اور قاضی خورشید ایوب صاحب اور مبارک احمد طاہر صاحب اور اعجاز احمد ایاز نے تقریریں کیں۔ جلسہ دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔ (خاکسار صوفی غلام محمد صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲ کاچیلو ضلع تھرپارکر)

دنیا پور

جماعت احمدیہ دنیا پور کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲/۷/۶۵ کو مسجد احمدیہ دنیا پور میں زیر صدارت نذیر احمد صاحب منہاس رحیم یار خان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم شیخ صدیق احمد صاحب نے کی۔ نظم شیخ محمد انور تسنیم عباس نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد شیخ مظفر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دنیا پور نے تقریر کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے صدارتی تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار شیخ محمد منیر احمدی طالب دنیا پور ملتان
صدر جماعت احمدیہ دنیا پور۔ ضلع ملتان)

چاہ اسماعیل والہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

۱۲ر ربیع الاول مطابق ۱۲۔ جولائی ۶۵ء کو چاہ اسمٰعیل والہ میں بعد نماز ظہر جلسہ منعقد کیا گیا۔ بعض غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے تلاوت قرآن کریم اور نظموں نعتوں وغیرہ کے بعد مقامی سیکرٹری غلام رسول صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ پر ایک مضمون پڑھا۔ مکرم مولوی عبدالواحد خان صاحب معلم نے ایک گھنٹہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرۃ میں سے مختلف واقعات پیش کر کے حاضرین کو انہیں اپنانے کی تلقین کی۔ دعا اور درود شریف کے بعد جلسہ برخاست ہوا یہ جلسہ مکرم غلام محمد خاں صاحب والد بزرگوار مولوی دین محمد صاحب ایم اے شاہد کی صدارت میں منعقد ہوا۔

میاں خیر محمد قائمقام امیر جماعتہائے احمدیہ
ضلع ڈیرہ غازیخاں

سمندری ضلع لائلپور

مورخہ ۱۲/۷/۶۵ بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سمندری میں زیر صدارت مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ و امیر حلقہ سمندری جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم سید بشارت احمد صاحب نے کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم

؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سے چند اشعار سید افضال حسین شاہ صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم سید افتخار حسین شاہ صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں پسر مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض پہلوؤں کے متعلق مضمون پڑھکر سنایا۔ آپ کے بعد مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھگڑھی مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی آپ نے بتایا کہ مذہب کے دو ہی بڑے حصے ہیں (۱) حقوق اللہ (۲) اور حقوق العباد یا خدمت خلق۔ جس پہلو کو بھی لے لیں اسکے متعلق سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عظیم الشان اسوۂ حسنہ پیش فرمایا۔ آخر میں صاحب صدر نے مختصراً سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ آپ ہم سب کو حضورؐ کی سیرت و اخلاق کو زندگی میں مشعل راہ بنانا چاہیئے۔ دعا پر بابرکت اجلاس ختم ہوا۔ خاکسار اقبال احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سمندری مسجد احمدیہ گوجرہ روڈ سمندری۔ ضلع لائلپور

کوٹ احمدیاں

جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں نے زیر صدارت مکرم چوہدری غلام نبی صاحب صدر جماعت احمدیہ۔ مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا جلسہ ۹ بجے شب شروع ہوا۔ اور تقریباً ۱۱ بجے شب ختم ہوا۔

آغاز تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو کہ چوہدری محمود احمد صاحب نے کی اسکے بعد نظم رفیق احمد صاحب نے سنائی۔ بعدہٗ چوہدری علی محمد صاحب قائد مجلس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ابتدائی واقعات پر روشنی ڈالی۔ مگر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے سیرۃ رسول پاک پر تقریباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے جماعت کو نصیحت کی کہ ہمیں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے۔ بعد دعا یہ جلسہ ۱۱ بجے شب ختم ہوا۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ اسی طرح مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام تھا۔

لال دین سیکرٹری اصلاح و ارشاد
کوٹ احمدیاں۔ ضلع حیدرآباد سندھ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد کمال الدین صاحب بوجہ پیٹ درد سخت علیل ہیں۔ (ناصر احمد مرداں)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم اختر وہاب گذشتہ چند دنوں سے گردوں کی بیماری کی وجہ سے میو ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کا چند دنوں تک اپریشن ہوگا۔ دیگر افضل گڑھ بود احباب ان ہردو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

✱ ایتھنز ۲۰ جولائی۔ کل یونان کے صدر مقام ایتھنز میں شاہی محل کے سامنے سابق وزیراعظم جارج پاپندریو کے حق میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین کی تعداد قریباً بیس ہزار تھی۔ اس موقعہ پر جارج پاپندریو زندہ باد، اور شاہ یونان مردہ باد' ہم یونان کو ڈیٹ نام اور ڈومینیکن نہیں بننے دیں گے۔ جمہوریت کو برباد کرنے والے مردہ باد) اور اسی قسم کے دوسرے نعرے لگائے گئے۔ سابق وزیراعظم کے استعفیٰ کے بعد یہ سب سے بڑا مظاہرہ تھا جو عوام نے ان کے حق میں کیا تھا۔

شاہ کانسٹنٹائن جو کل کورفو سے ایتھنز پہنچے تھے نئے وزراء سے حلف لئے بغیر دوبارہ کورفو روانہ ہو گئے۔ انہوں نے صرف وزیراعظم مسٹر نواس سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ بادشاہ کو کل تین وزراء سے حلف لینا تھا لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ تقریب منعقد نہیں ہو سکی۔

• نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ باخبر ذرائع کے مطابق محاذ رائے شماری کے رہنما اور شیخ محمد عبداللہ کے دست راست مرزا افضل بیگ کو اوٹاکمنڈ سے مقبوضہ کشمیر بھیجنے کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور جونہی ان کی طبیعت ذرا سنبھلی اور وہ سفر کے قابل ہوئے۔ اس فیصلے پر عمل درآمد کر دیا جائے گا۔ کل انہیں ہسپتال سے اوٹاکمنڈ کے اس بنگلے میں منتقل کر دیا گیا جہاں وہ شیخ عبداللہ کے ساتھ قید تھے۔ شیر کشمیر کو کوڈائی کنال منتقل کیا جا چکا ہے ان ذرائع نے بتایا ہے کہ مرزا صاحب کو سری نگر سے ۳۱ میل کے فاصلے پر اننت ناگ کے مقام پر نظر بند کیا جائے گا مرزا افضل بیگ آج کل خون کے دباؤ اور ذیابیطس کے باعث شدید علیل ہیں۔ اگرچہ سرکاری طور پر ان کی صحت کو قابل اطمینان قرار دیا گیا تھا۔ لیکن ان کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے۔

• جزائر ۲۰ جولائی (ہوائی) جنوبی کوریا کے سابق صدر مسٹر سنگمن ری کل یہاں ۹۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے ان پر دل کا دورہ پڑا تھا۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ وہ گزشتہ تین سال سے یہاں قیام پذیر تھے۔

• نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ نہرو اگرچہ غیر جانبداریت کے مدعی تھے اور تشدد کے مخالف لیکن انہوں نے ۴۸ء میں کشمیر پر قبضہ کرنے کے لئے اور ۶۲ء میں پرتگال سے گوا چھیننے کے لئے طاقت استعمال کی تھی۔ انہوں نے چین کے حملے کے خطرے سے ملک کو بچانے کے لئے فوجی امداد کی اپیل کی "آنجہانی پنڈت نہرو کے متعلق یہ ریمارکس ایک انسائیکلوپیڈیا میں درج ہیں جو ایک امریکی یونیورسٹی نے شائع کیا ہے۔

ان ریمارکس پر بھارت بے حد برہم ہے۔ متعدد دوسرے انسائیکلوپیڈیاز میں آنجہانی نہرو کی نام نہاد غیر جانبداریت کا پول کھولا گیا ہے۔ بھارتی لوک سبھا کے بعض ارکان اس مسئلہ کو ایوان میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

• قاہرہ ۲۰ جولائی۔ مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی کے مطابق حکومت پاکستان نے متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر مارشل عبدالحکیم عامر کو پاکستان کے دورہ کی دعوت دی ہے۔

• نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ بھارت کے ماہرین تعمیرات نے قطب مینار کے تفصیل جائزے کے بعد رائے ظاہر کی ہے اس عظیم یادگار عمارت کے منہدم ہونے کا فی الحال کوئی خطرہ نہیں۔ واضح رہے کہ اس مینار میں جابجا شگاف نمودار ہو گئے ہیں اور کچھ خم سا آگیا ہے جس کے باعث یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ مینار کہیں منہدم نہ ہو جائے۔ ماہرین نے ان شگافوں کو پر کرنے کی سفارش کی ہے اور یقین ظاہر کیا ہے کہ ان شگافوں سے مینار کو کوئی خدشہ نہیں۔

• نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ کلکتہ کے ایک ماڈل کارپوریشن سکول میں بھوک سے ۱۳ لڑکیاں بے ہوش ہو گئیں۔ یہ انکشاف کلکتہ کارپوریشن کونسل میں خوراک کی شدید قلت پر بحث کے دوران کیا گیا۔ کونسلر مسز گن ہرٹ ملکو سرکار کری نے بتایا کہ پچھلے دنوں ماڈل سکول میں ۲۵ لڑکیاں کھانا کھائے بغیر سکول آئی تھیں انہیں رات کو بھی کھانے کو نہیں ملا تھا۔ کیونکہ ان کے غریب والدین غلہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے جس کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ ان لڑکیوں میں سے تیرہ لڑکیاں بھوک کی شدت سے بے ہوش ہو گئیں۔

بھارت اس وقت شدید غذائی قلت میں مبتلا ہے اگرچہ خوراک کثیر مقدار میں درآمد کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ملک کی ضرورت کے لئے انتہائی ناکافی ہے۔ اگلے دو ماہ میں یہ صورت حال اور زیادہ سنگین ہو جائے گی۔

• پشاور ۲۰ جولائی۔ پاکستان کی فضائیہ کے نئے سربراہ ایئر مارشل نور خان کل اپنے عہدے کا چارج سنبھالنے کے لئے کراچی سے پشاور پہنچ گئے۔ وہ ایئر مارشل اصغر خان سے ۲۳ جولائی کو چارج لیں گے جنہیں پی آئی اے کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ بھی اپنے عہدے کا چارج اسی تاریخ کو سنبھالیں گے۔

پشاور کے ہوائی اڈے پر ایئر مارشل نور خان اور ان کی بیگم کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ انہیں خوش آمدید کہنے والوں میں پاک فضائیہ کے موجودہ کمانڈر انچیف ایئر مارشل اصغر خان، فضائیہ کے اعلیٰ افسر اور ان کی بیگمات شامل تھیں۔ ایئر مارشل نور خان کو فضائیہ کے ایک چاق و چوبند دستے نے سلامی دی اور گارڈ آف آنر پیش کیا۔

• راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے بھارتی حکومت سے استدعا کی ہے کہ اس کے تمام قرضوں کو ختم کر دیا جائے۔

• کراچی ۲۰ جولائی۔ بھارت کی وزارت داخلہ نے مشرقی پنجاب کی حکومت کو مطلع کیا ہے کہ مرکزی تحقیقات کے ادارہ کی رپورٹ کے مطابق مشرقی پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ سردار پرتاپ کیروں کے قتل کے پس پردہ کوئی سیاسی مقصد کارفرما نہیں ہے بھارتی اخبار سٹیٹسمین کی اطلاع کے مطابق مشرقی پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر رام کرشن نے کچھ عرصہ قبل مرکزی حکومت سے درخواست کی تھی کہ صوبائی اسمبلی کے کچھ ارکان کے ان الزامات کی تحقیقات کرائے جن میں کہا گیا تھا کہ سردار کیروں کا قتل سیاسی وجوہات کی بناء پر ہوا۔

• کراچی ۲۰ جولائی۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کو ۶۵-۱۹۶۴ء کے دوران ۲۸ کروڑ ۹۳ لاکھ روپے کی ریکارڈ آمدنی ہوئی ہے جس کے مطابق ۴ کروڑ روپے منافع ہوا ہے یہ اعلان پی آئی اے کے آپریشن ڈائریکٹر مسٹر انور جمال نے ایک پریس کانفرنس میں کیا انہوں نے مزید بتایا نفع کی سالانہ شرح کے اعتبار سے اس سال ریکارڈ منافع ہوا ہے یہ منافع غیر ملکی قرضوں اور ڈیفنس اور مشرقی پاکستان میں ہیلی کوپٹر اور فضائی بس سروس کے خسارے کو شمار کرنے کے بعد ہوا ہے یہ نفع ۵۹-۱۹۵۸ء کے مقابلہ میں ۲۲۰ فیصد زائد ہے۔

• راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ دو دن کے اندر کابل پشاور اور کراچی کے درمیان براہ راست ٹیلیفون کا رابطہ قائم ہو جائے گا اس امر کا انکشاف کل افغان وفد کے سربراہ جناب عزیز اللہ نے کابل روانہ ہونے سے پہلے کیا۔

• لندن ۲۰ جولائی یہ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ولسن ۱۹۶۶ء کے آغاز میں پاکستان کا دورہ کریں گے۔ اس سے پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مسٹر ولسن اسی سال ستمبر میں پاکستان۔ بھارت اور ملائشیا کا دورہ کریں گے لیکن بعد میں صدر ایوب وزیراعظم شاستری اور مسٹر تنکو عبدالرحمن اس بات پر متفق ہو گئے تھے کہ برطانوی وزیراعظم کا دورہ ملتوی کر دیا جائے۔ لندن میں دولت مشترکہ کانفرنس کے موقعہ پر تینوں ایشیائی لیڈروں نے اپنے ملکوں اور برطانیہ کی دلچسپی کے مسائل پر تفصیلی بات چیت کی تھی۔ چنانچہ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ اس قسم کے آئندہ مذاکرات کم از کم چھ ماہ کے وقفہ کے بعد ہونے چاہئیں

• راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ مرکزی وزیر مواصلات خان عبدالصبور خان نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ جہاز رانی کے کنٹرولر کے عہدہ پر جو اس وقت خالی ہے کسی مشرقی پاکستانی کو متعین کیا جائے گا۔ بشرطیکہ کوئی مناسب شخص مل جائے۔ وہ ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ وزیر مواصلات نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ عازمین حج کے لئے ایک اور بحری جہاز حاصل کرنے کوشش کی جا رہی ہے انہوں نے مزید بتایا کہ عازمین حج کو ان کے درجوں کے مطابق اخراجات کے لئے کافی زر مبادلہ دیا جاتا ہے اس رقم پر ہر سال نظر ثانی کی جاتی ہے۔

• ڈھاکہ ۲۰ جولائی۔ بھارتی فوج مشرقی پاکستان کے سرحدی علاقوں میں کاشت کرنے والوں پر فائرنگ کر رہی ہے۔ پندرہ جولائی کو بھارتی فوج نے دریائے مہوری کے پاکستانی علاقے میں کاشت کرنے والے کاشتکاروں پر آٹھ مرتبہ بلا وجہ فائرنگ کی کل بھی بھارتی فوج نے تین مرتبہ فائرنگ کی حکومت مشرقی پاکستان نے اس جارحانہ اقدام کے خلاف فوری طور پر حکومت سے شدید احتجاج کیا ہے۔

• نئی دہلی ۲۰ جولائی پاکستانی اخبارات نے ہندوستان اور اسرائیل کے درمیان فوجی گٹھ جوڑ کے ثبوت میں جو دستاویزات شائع کی تھیں ان کی وضاحت کے سلسلہ میں بھارتی ترجمان کے بیان پر نئی دہلی کے سفارتی حلقوں نے تعجب کا اظہار کیا ہے۔ اس وضاحت سے یہ نا ثر دور نہیں ہوتا کہ بھارت نے اسرائیل سے بڑے پیمانے پر اسلحہ کی خریداری کا سمجھوتہ کر رکھا ہے۔

مسجد احمدیہ چنیوٹ میں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا انعقاد

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ چنیوٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ چنیوٹ میں بعد نماز مغرب محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کے زیر صدارت ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں علماء سلسلہ نے تقاریر فرما کر سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر نہایت احسن پیرایہ میں روشنی ڈال کر احباب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں رضائے الٰہی کو اپنا مطمح نظر بنانے اور ہر کام میں اس کی رضا کو مقدم رکھنے کی تلقین فرمائی۔

جلسہ کا آغاز مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازوں کے بعد تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے کی۔ بعدہ مکرم میاں بشارت اللہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے "اسوۂ حسنہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف مراحل پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ حضور نے بچوں کے لئے۔ جوانوں کے لئے بوڑھوں کے لئے اور پھر ہر طبقہ کے لوگوں کے لئے بہترین نمونہ پیش فرمایا ہے۔ ہم زندگی کے ہر مرحلہ اور ہر شعبہ میں آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے دنیا میں کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں اور اس طرح اپنے معاشرہ کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات تمام نوع انسان کے لئے قیامت تک کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم میاں گلزار احمد صاحب آف چنیوٹ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کی مشہور نعت "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" خوش الحانی سے پڑھی۔

بعد ازاں مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر بڑے اچھوتے انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ نے ہجرت کے واقعہ کو تفصیل سے بیان کر کے ثابت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ آپؐ کی قوت قدسیہ اور آپؐ کے یقین باللہ کا آئینہ دار ہے۔ آپ نے واقعہ ہجرت کی بعض تفصیلات کی روشنی میں فرمایا کہ حضورؐ نے اس موقعہ پر حسن اخلاق فاضلہ اور قوت قدسیہ اور یقین باللہ کا مظاہرہ فرمایا وہ ہر لحاظ سے عدیم النظیر ہے پھر حضورؐ کا غار ثور میں انتہائی خطرہ کی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کو یہ تسلی دینا کہ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا آپ کے یقین باللہ کا تو آئینہ دار تھا ہی لیکن ساتھ ہی یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زندگی اور پھر حضور کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں بھی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی چنانچہ بڑے بڑے مہیب خطرات پیدا ہوئے اور خدا تعالےٰ ان سب خطرات میں ان دونوں کی غیر معمولی حفاظت فرما کر اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا گیا۔ آپ نے فرمایا ہمیں بھی اپنے ہر کام میں اللہ تعالےٰ کی رضا کو مقدم کر کے اپنے اندر یقین باللہ پیدا کرنا چاہئے تا حضورؐ کے طفیل ہمیں بھی اللہ تعالےٰ کی معیت حاصل ہو سکے آپ کی تقریر بہت ایمان افروز تھی اور بڑی توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔

آخر میں صاحب صدر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس طرف توجہ دلائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذکر خیر بیشک خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب ہے۔ لیکن حقیقی ذکر خیر یہ ہے کہ ہم حضور کے نقش قدم پر چلیں اور حضور کی لائی ہوئی لازوال اور بے مثال تعلیم پر دل سے عمل پیرا ہوں ازاں بعد آپ نے مذہبی رواداری سے متعلق اسلام کی بے مثال تعلیم اور غیر مذاہب کے ساتھ انتہائی فیاضی کا سلوک روا رکھنے میں حضورؐ کے عدیم النظیر نمونہ پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی آپ نے آنحضرتؐ کی حیات طیبہ کے بعض نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان کر کے واضح فرمایا کہ مذہبی رواداری کے بارہ میں حضورؐ نے جو عظیم الشان نمونہ پیش فرمایا تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بابرکت جلسہ دس بجے شب کے قریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا تربیتی اجتماع

اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی شرکت فرمائیں گے

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳-۲۴-۲۵ جولائی کو راولپنڈی میں منعقد ہو رہا ہے جس میں انشاء اللہ العزیز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائد تربیت مجلس مرکزیہ بھی شرکت فرمائیں گے۔

اس موقعہ پر مورخہ ۲۴ جولائی کو ۵ بجے شام راولپنڈی کلب میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب بھی منعقد ہو گی۔ نیز مورخہ ۲۴ جولائی کو ۵ بجے شام ریلوے انسٹی ٹیوٹ ہال میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو گا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب تقاریر فرمائیں گے۔ جلسہ میں شرکت کی دعوت عام ہے

(زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی)

راجستھان میں شدید فرقہ وارانہ فساد، ۲ مسلمان شہید کر دیئے گئے

اودھے پور میں ہندو بلوائیوں نے مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لیں،

نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ راجستھان کے شہر اودھے پور میں کل فرقہ وارانہ فساد ہو گیا جس میں کم سے کم دو مسلمان شہید اور ۱۸ زخمی ہوئے ایک مسلمان پولیس کی فائرنگ سے شہید ہوا۔ ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لیں اور ان میں آگ لگا دی۔ بلوہ کے بعد شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ شہر میں مسلح پولیس گشت کر رہی ہے۔

فساد کا آغاز موٹروں کی مرمت کی ایک دکان سے ہوا جہاں دو افراد کسی باہمی تنازعہ میں الجھ پڑے۔ بعد میں یہ تنازعہ فساد اور بلوہ میں تبدیل ہو گیا۔ اور لوٹ مار شروع ہو گئی۔ چھرے مارنے کی بھی وارداتیں ہوئیں اور مسلمانوں کی دکانیں لٹنی شروع ہو گئیں۔ ہندوؤں کے ایک مشتعل ہجوم نے مسلمانوں کے ایک محلہ پر پتھراؤ شروع کیا جب صورت حال قابو سے باہر ہو گئی تو مسلح پولیس طلب کر لی گئی اور اس نے تین بار کی وارننگ کے بعد گولیاں برسانی شروع کر دیں جس سے ایک شخص ہلاک اور چھ زخمی ہوئے اس وقت مجمع منتشر ہو گیا۔ لیکن کچھ دور جا کر لوگ پھر جمع ہو گئے۔ پولیس نے دوبارہ گولی چلائی۔ جس سے ۷ افراد زخمی ہوئے شہر میں سخت کشیدگی پھیلی ہوئی ہے اور پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ صبح سے شام تک کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے اور سرکاری بیان کے مطابق کرفیو کے احکامات کی سختی سے پابندی کرائی جا رہی ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں کلکتہ کے سکندر بگان کے علاقہ اور کریمگنج میں مسلمانوں کا قتل عام ہو چکا ہے ان فسادات میں لاکھوں روپیہ کی املاک لوٹی گئیں اور سینکڑوں مسلمان زخمی ہوئے۔ جب سے لیاقت نہرو معاہدہ عمل میں آیا ہے بھارت میں چھ سو سے زائد فسادات ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں مسلمان شہید یا زخمی کئے جا چکے ہیں۔

کراچی ۲۱ جولائی۔ الجزائر کے خاص ایلچی مسٹر طاؤس چھ دن تک پاکستان میں قیام کرنے کے بعد آج کراچی سے جکارتہ روانہ ہو گئے۔

صدر صومالیہ کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۱ جولائی۔ جمہوریہ صومالیہ کے صدر مسٹر عدن عبداللہ پیکنگ جاتے ہوئے کل صبح کراچی پہنچے۔ یہاں وہ ایک روز قیام کریں گے۔ ہوائی اڈہ پر حکومت پاکستان کے افسر مہمان نوازی میجر جنرل شوکت علی شاہ نے ان کا استقبال کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴